سبق: ۱۰

بارش کا پہلا قطرہ

حاصلاتِ تعلّم

اس نظم کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نظم کا متن سن کر معلومات اخذ کر سکیں اور سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- کسی بھی نظم پارے کو درست تلفظ، آہنگ، حرکات و سکنات کے ساتھ بیان کر سکیں۔
- مشاہدے میں آنے والے فطری مناظر کے محاسن کے بارے میں بات کر سکیں۔
- دورانِ گفت گو معلومات کے تبادلے میں اپنی رائے کو بھی شامل کر سکیں۔
- نظم پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تصوّرات اخذ کر سکیں۔
- جُملے (سادہ) بنا سکیں۔
- نظم سُن/ پڑھ کر مرکزی خیال تحریر کر سکیں۔
- الفاظ اور تراکیب کو جملوں میں استعمال کر سکیں۔
- فعل ماضی کی اقسام کی پہچان اور استعمال کر سکیں۔

سوچیں اور بتائیں

- آپ کے خیال میں بارش رحمت ہے یا زحمت اور کیوں؟
- آپ کے خیال میں بارش ہمارے لیے کس طرح فائدہ مند ہے؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- تیز بارش کو مُوسلا دھار بارش کہتے ہیں۔
- فارسی کی ایک ضرب المثل جو اُردو میں بھی مستعمل ہے "قطرہ قطرہ جمع گردد آنکہ دَریا می شوَد" یعنی "قطرہ قطرہ مل کر دریا بنتا ہے"۔
- اسماعیل میرٹھی بچّوں کی شاعری کے حوالے سے خاص شہرت رکھتے ہیں۔

برائے اساتذہ کرام

- تدریسی مقاصد کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے ہر سبق کے آغاز میں "حاصلاتِ تعلّم" درج ہیں۔ اِن نکات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اِس نظم کی تدریس کی جائے۔
- طلبہ کی آمادگی کے لیے سبق پڑھانے سے پہلے "سوچیں اور بتائیں" کے عنوان سے سوالات اور "کیا آپ جانتے ہیں" کے عنوان سے اضافی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔
- سبق کی تفہیم کو پرکھنے اور طلبہ کی توجّہ برقرار رکھنے کے لیے مطالعہ کے دوران میں "ٹھہریں اور بتائیں" کے عنوان سے بھی سوالات شامل کر دیے گئے ہیں۔
- سبق میں طلبہ کی دِل چسپی پیدا کرنے کے لیے پڑھانے سے قبل اور دورانِ تدریس متعلقہ سوالات پوچھے جائیں۔ کوشش کی جائے کہ تمام طلبہ اِس عمل میں شریک ہوں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale
NOT FOR SALE-PESRP

بارش کا پہلا قطرہ

الفاظ	گنگھور	ستیاناس	پائمال	خلقت	بساط	شناور	جاں فشانی	دِلاور
تلفّظ	گھن۔گھور	ستی۔یا۔ناس	پائے۔مال	خل۔قت	بسا۔ط	ش۔نا۔ور	جاں۔فِ۔شا۔نی	دِ۔لا۔ور

گھنگھور گھٹا تُلی کھڑی تھی / پر بُوند ابھی نہیں پڑی تھی
ہر قطرہ کے دِل میں تھا یہ خطرہ / ناچیز ہُوں مَیں غریب قطرہ
کیا کھیت کی مَیں بجھاؤں گا پیاس / اپنا ہی کروں گا ستیاناس
کس برتے پہ مَیں کروں دلیری / مَیں کون ہُوں کیا بساط میری
اِک قطرہ کہ تھا بڑا دِلاور / ہمّت کے مُحیط کا شناور
بولا للکار کر کہ آؤ! / میرے پیچھے قدم بڑھاؤ
کر گزرو جو ہو سکے کچھ اِحسان / ڈالو مُردہ زمین میں جان
مِل کر جو کرو گے جاں فشانی / میدان پہ پھیر دو گے پانی
یہ کہہ کے وہ ہو گیا روانہ / ''دشوار ہے جی پہ کھیل جانا''
دیکھی جرأت جو اُس سکھی کی / دو چار نے اور پیروی کی
پھر ایک کے بعد ایک لپکا / قطرہ قطرہ زمیں پہ ٹپکا
آخر قطروں کا بندھ گیا تار / بارش ہونے لگی مُوسلا دھار
پانی پانی ہُوا بیاباں / سیراب ہوئے چمن، خیاباں
تھی قحط سے پائمال خلقت / اِس مینھ سے ہُوئی نہال خلقت
اے صاحبو! قوم کی خبر لو / قطروں کا سا اتّفاق کر لو

قطروں ہی سے ہو گی نہر جاری
چل نکلیں گی کشتیاں تمھاری

(اسماعیل میرٹھی)

ٹھہریں اور بتائیں

- دِلاور قطرے نے کیا دلیری دکھائی؟
- دِلاور قطرے نے کیا کیا؟
- جی پہ کھیل جانا کیوں دشوار ہے؟

ہم نے سیکھا:

- اِتحاد بہت بڑی قُوّت ہے۔
- ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں اِتحاد و اِتّفاق سے کام لینا چاہیے۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو بتایا جائے کہ اگر انسان ہمّت کرے تو کوئی بھی کام مُشکل نہیں۔
- مِل کر کام کرنے سے کام جلد اور آسان ہو جاتا ہے۔
- طلبہ کو سمجھایا جائے کہ اِتحاد وقت کی اہم ضرورت اور بہت بڑی قُوّت ہے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE-PESRP

مشق

۱ سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

(الف) جس قطرے نے پہل کی وہ کیسا قطرہ تھا؟

(ب) قطرہ کیا کہہ کر روانہ ہوا؟

(ج) موسلا دھار بارش کا کیا نتیجہ نکلا؟

(د) قطروں کے جانے سے کیسی بارش ہونے لگی؟

(ہ) قوم کو قطروں سے کیا سبق لینا چاہیے؟

۲ نظم کے مطابق دُرست مصرعے ملا کر اشعار مکمل کریں۔

کالم: الف	کالم: ب
گھنگھور گھٹا تُلی کھڑی تھی	مَیں کون ہُوں کیا بِساط میری
کس بَرتے پہ مَیں کروں دَلیری	دو چار نے اور پیروی کی
بولا للکار کر کہ آؤ!	پر بُوند ابھی نہیں پڑی تھی
مِل کر جو کرو گے جاں فشانی	قطروں کا سا اِتّفاق کرلو
دیکھی جرأت جو اُس سَکھی کی	میرے پیچھے قدم بڑھاؤ
پانی پانی ہُوا بیاباں	میداں پہ پھیر دو گے پانی
اے صاحبو! قوم کی خبر لو	سیراب ہُوئے چمن خیاباں

۳ نظم کے مطابق مصرعے مکمل کریں۔

(الف) ناچیز ہوں مَیں ________ قطرہ

(ب) سیراب ہوئے ________ خیاباں

(ج) اِک قطرہ کہ تھا بڑا ________

(د) ڈالو مُردہ ________ میں جان

(ہ) پھر ایک کے بعد ________ لپکا

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE-PESRP

۴ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

الفاظ	جُملے
ناچیز	
خطرہ	
سَخاوت	
دَلیری	
جاں فشانی	
شُجاعت	

قواعد سیکھیں

فعلِ ماضی

ایسا فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا کسی گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے، فعل ماضی کہلاتا ہے۔

فعلِ ماضی کی اَقسام

فعلِ ماضی کی درج ذیل چھے اَقسام ہیں:

(i) فعل ماضی مطلق

وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانہ میں پایا جائے لیکن اس گزرے ہوئے زمانے کا تعین ممکن نہ ہو، فعل ماضی مطلق کہلاتا ہے۔ مثلاً:

- طاہر نے کبوتر اُڑایا۔
- وہ وقت پر سکول گئے۔
- میں نے حمزہ کو آواز دی۔

اِن جُملوں سے یہ تو پتا چل رہا ہے کہ کام ہو چکا ہے لیکن یہ پتا نہیں چلتا کہ یہ کام کب یا کس وقت ہوا؟

(ii) فعلِ ماضی قریب

وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا، قریب کے گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے، فعل ماضی قریب کہلاتا ہے۔ مثلاً:

- آمنہ سیر کو گئی ہے۔
- ابو دفتر گئے ہیں۔
- خالد نے سبق پڑھا ہے۔

اِن جُملوں سے واضح ہے کہ کام کچھ دیر پہلے ہی ہوا ہے۔ اِن جملوں میں ''گئی ہے''، ''گئے ہیں'' اور ''پڑھا ہے''، فعل ماضی قریب کو ظاہر کر رہے ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE-PESRP

(iii) فعل ماضی بعید

وہ فعلِ ماضی جس میں کسی فعل کا ہونا یا کرنا کسی دُور کے گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے، فعل ماضی بعید کہلاتا ہے۔ مثلاً:

- مَیں نے اخبار میں پڑھا تھا۔
- ہم چڑیا گھر گئے تھے۔
- اسد نے کیمرا خریدا تھا۔

اِن جُملوں سے واضح ہے کہ کام کافی دیر پہلے ہو چکا ہے۔ اِن جملوں میں ''پڑھا تھا''، ''گئے تھے'' اور ''خریدا تھا'' فعل ماضی بعید کو ظاہر کر رہے ہیں۔

(iv) فعلِ ماضی اِستمراری

وہ فعل جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا کرنا یا ہونا لگاتار یا بار بار پایا جائے، فعلِ ماضی اِستمراری کہلاتا ہے۔ یہ فعل کسی کام کے جاری رہنے کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً:

- احمد رات کو دیر تک پڑھتا تھا۔
- وہ صبح کے وقت سیر کے لیے جاتے تھے۔
- نائلہ وقت پر سکول جایا کرتی تھی۔

اِن جملوں میں ''پڑھتا تھا''، ''جاتے تھے'' اور ''جایا کرتی تھی'' فعل ماضی استمراری ہیں۔ یہ جملے بتا رہے ہیں کہ کوئی کام باقاعدگی سے یا لگاتار ہوتا تھا یا جاری رہتا تھا۔

(v) فعل ماضی شکیہ

وہ فعل جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا کرنا یا ہونا شک کے ساتھ پایا جائے، فعل ماضی شکیہ کہلاتا ہے۔ مثلاً:

- اسلم کراچی گیا ہوگا۔
- وہ امتحان میں ناکام ہونے پر رویا ہوگا۔
- صدف نے خط لکھا ہوگا۔

اِن جُملوں سے واضح ہے کہ بات اِس انداز میں کی جا رہی ہے کہ مکمل یقین نہیں ہے بلکہ شک کیا گیا ہے۔ اِن جُملوں میں ''گیا ہوگا''، ''رویا ہوگا'' اور ''لکھا ہوگا''، فعل ماضی شکیہ کی مثالیں ہیں۔

(vi) فعل ماضی شرطی یا تمنّائی

وہ فعل جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا کرنا یا ہونا شرط یا تمنّا کے ساتھ پایا جائے، فعل ماضی شرطی یا تمنّائی کہلاتا ہے۔ مثلاً:

- اگر وہ محنت کرتا تو پاس ہو جاتا۔ (شرط)
- کاش! وہ محنت کرتا۔ (تمنّا)
- اگر تم کھیلتے تو ہم جیت جاتے۔
- کاش! میں امتحان میں اوّل آتا۔

اِن جُملوں سے واضح ہے کہ جُملے میں یا تو کسی شرط کی بات کی ہے یا کسی تمنّا کا اظہار کیا گیا ہے۔ اِن جُملوں میں ''کرتا''، ''آتا''، ''جاتے'' اور ''ہو جاتا'' فعل ماضی تمنّائی/ شرطی ہیں۔

۵ فعل ماضی مطلق اور فعل ماضی اِستمراری کے پانچ پانچ جُملے تحریر کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale
NOT FOR SALE-PESRP

سرگرمیاں

(الف) بارش کا منظر آپ کو کیسا لگتا ہے؟ ایک صفحے پر مشتمل اپنے خیالات لکھ کر اپنے اُستادِ محترم کو دکھایئے۔

(ب) ان دنوں ذرائع ابلاغ (الیکٹرانک، پرنٹ اور سوشل میڈیا) پر بارشوں اور سیلابوں سے متعلق نشر ہونے والی مختلف خبروں، رپورٹوں اور فیچروں کو سمجھتے ہوئے ان کی روشنی میں چند نکات لکھ کر بتائیں کہ ہم زیادہ بارشوں اور سیلابوں کی تباہ کاریوں سے بچنے کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟

(ج) طلوع اور غروب آفتاب کے اوقات میں آسمان اور اپنے اِردگرد کے ماحول کا بہ غور مشاہدہ کریں اور پھر ساتھی طلبہ سے گُفت گُو کرتے ہوئے ان مناظر کے محاسن تفصیل سے بیان کریں۔ نیز ان سے مناظرِ فطرت کے متعلق اُن کے مشاہدات کے متعلق سوالات بھی کریں۔

برائے مطالعہ

دَھنک

آج بادل خُوب برسا اور برس کر کُھل گیا
بُوٹا بُوٹا ڈالی ڈالی، پتّا پتّا دُھل گیا

ہٹ گیا بادل کا پردہ مِل گئی کِرنوں کو راہ
سلطنت پر اپنی پھر، خورشید نے ڈالی نِگاہ

دُھوپ میں ہے گھاس پر پانی کے قطروں کی چمک
مات ہے اس وقت موتی اور ہِیرے کی دَمک

دے رہی ہے لُطف کیا، سرسبز پیڑوں کی قطار
اور ہری شاخوں پہ ہے، رنگین پُھولوں کی بہار

دیکھنا! وہ کیا اَچنّبھا ہے، ارے! وہ دیکھنا
آسماں پر، اِن درختوں سے پرے، وہ دیکھنا

یہ کوئی جادو ہے، یا سچ مُچ ہے اِک رنگیں کماں
واہ وا! کیسا بھلا لگتا ہے، یہ پیارا سماں

کس مصوّر نے بھرے ہیں رنگ ایسے خُوش نُما
اس کا ہر اک رنگ ہے، آنکھوں میں جیسے کُھب گیا

اِک جگہ کیسے اِکٹھے کر دیے ہیں سات رنگ
شوخ ہیں ساتوں کے ساتوں، اِک نہیں ہے مات رنگ

ہے یہ قُدرت کا نظارہ اور کیا کہیے اِسے!
بس یہی جی چاہتا ہے، دیکھتے رہیے اِسے

ننّھے ننّھے جمع تھے، پانی کے کُچھ قطرے وہاں
اُن پہ ڈالا عکس سُورج نے، بنا دی یہ کماں

دیکھو دیکھو! اَب مِٹی جاتی ہے وہ پیاری دھنک
دیکھتے ہی دیکھتے گُم ہوگئی ساری دَھنک

(حفیظ جالندھری)

NOT FOR SALE-PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale